سوال

(171) مسبوق کو فوت شدہ رکعت اور منفرد کی جہری نماز میں قراءۃ بالجہر ہونا چاہیے یا بالسر؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسبوق کو فوت شدہ رکعت اور منفرد کی جہری نماز میں قراءۃ بالجہر ہونا چاہیے یا بالسر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ معلوم ہے کہ جہری نماز میں قراءۃ بالجہر اور سری میں قراءۃ بالسر حنفیہ کے نزدیک واجبات سے ہے، اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک غیر واجب ہے یعنی: سنن صلاۃ سے ہے، وجوب پر کوئی نص صریح نہیں ہے۔ بجز عمل رسول و توارث وتعامل امت کے، خلفاً عن السلف، اس پر حدیث کے نام سے ابوعبیداللہ اور مجاہد کا یہ قول: ''صلاۃ النہار عجماء،، اور دوسرا مرسل روایتیں بھی پیش کی جاتی ہیں جن کے الفاظ یہ ہیں، حسن بصری اور زہری کہتے ہیں: ''سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجہر بالقراءۃ فی الفجر........ ویقرأ فی نفسہ.... (مرسیل ابی داود) یہ بھی معلوم ہے کہ جہری خصائص امامۃ وجماعت سے ہے۔ اس لیے تمام ائمہ کے نزدیک منفرد کو اختیار ہے کہ جہری نماز سراً پڑھے یا جہراً، البتہ حنفیہ کے نزدیک جہراً پڑھنا افضل ہے، لیکون الأداء علی ہیئۃ الجماعۃ ، اور امام شافعی کے نزدیک بھی منفرد کے لیے جہری میں جہر سنت ہے۔ لأنہ غیر مأمور بالإنصات لأحد فأشبہ الإمام، مسبوق منفرد کی طرح ہے، اس لیے وہ بھی مخیّر ہے۔ بین الجہر والمخافتۃ، ''وَأَمَّا الْمُنْفَرِدُ فَظَاہِرُ کَلَامِ أَحْمَدَ أَنَّہُ مُخَیَّرٌ وَکَذٰلِکَ مَنْ فَاتَہُ بَعْضُ الصَّلَاۃِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَامَ لِیَقْضِیَہُ قَالَ الْأَثْرَمُ: قُلْت لِأَبِی عَبْدِ اللّٰہِ: رَجُلٌ فَاتَتْہُ رَکْعَۃٌ مَعَ الْإِمَامِ مِنَ الْمَغْرِبِ أَوْ الْعِشَاءِ، فَقَامَ لِیَقْضِیَ، أَیَجْہَرُ أَوْ یُخَافِتُ؟ قَالَ: إنْ شَاءَ جَہَرَ، وَإِنْ شَاءَ خَافَتَ

ثُمَّ قَالَ: إنَّمَا الْجَہْرُ لِلْجَمَاعَۃِ، قُلْت لَہُ: وَکَذٰلِکَ إذَا صَلَّی وَحْدَہُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، إنْ شَاءَ جَہَرَ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ یَجْہَرْ؟ قَالَ: نَعَمْ، إنَّمَا الْجَہْرُ لِلْجَمَاعَۃِ وَکَذٰلِکَ قَالَ طَاوُسٌ، فِیمَنْ فَاتَہُ بَعْضُ الصَّلَاۃِ وَہُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِیِّ وَلَا فَرْقَ بَیْنَ الْقَضَاءِ وَالْأَدَاءِ،، (المغنی 281/280/2) معلوم ہوا کہ منفرد و مسبوق کے بارے میں تخیر یا افضلیت وسنیت، جہر فی الجہریہ کا مسئلہ محض اجتہادی وقیاسی ہے، منصوص نہیں ہے، اور اس کے لیے وجوب جہر کا تو کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 266

محدث فتویٰ